© rasailojaraid.com

جدید الیکٹرانک میڈیا کو معاشی ذریعہ بنانے کی فقہی تحقیق

مفتی عظمت اللہ بنوی دارالافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی پاکستان

نمبر شمار : ذیلی عنوانات:

۱ :ٹیلی ویژن، وی سی آر اور تصویر سازی والے کمپنیوں میں کام کرنے کی شرعی حکم

۲ :نئی نسل کے لئے اسباب تباہی

۳ :ٹیلی ویژن، وی سی آر، کیبل اور کمپیوٹر سنٹرز (جو فسق وفجور کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں) کی آمدنی کا حکم

۴ :ناجائز آمدنی بلا نیت ثواب واجب التصدق ہے

۵ :حصول حلال آمدنی کا قرآن وحدیث میں ترغیب

سوالنامہ

(۱) ٹیلی ویژن کی نشریات ریکارڈ کرنے والے اور دیکھنے والے سنٹر کے شعبے میں کام کرنے والے ملازم کی کمائی کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟۔

(۲) کمپیوٹر سنٹرز کے ملازمین کی کمائی حلال وحرام ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے۔؟

(۳) ان اداروں (ٹیلی ویژن کیبل، وی سی آر، انٹرنیٹ کمپیوٹر سنٹرز) کے کل آمدنی کے حلال وحرام ہونے کا فیصلہ؟۔

(۴) درج بالا کاروبار میں کثیر سرمایہ کاری کرکے ان اداروں میں مستقلاً ذریعہ معاش بنانے کے بارے میں فیصلہ؟۔

(۵) ان اداروں کے ملازمین کی اب تک کمائی کی حیثیت کیا ہے؟ (مستفتی ڈاکٹر حکیم نواز نیو الوصیف میڈیکل سٹور اندرون ھوید گیٹ ضلع بنوں)

بالاسوالات کے بالترتیب جوابات

(۱) ٹیلی ویژن، وی سی آر اور تصویر سازی والے کمپنیوں میں کام کرنے کی شرعی حکم:

(۱) واضح رہے کہ ٹیلی ویژن لہو ولعب اور گانے بجانے کا آلہ ہے۔ اس میں جاندار تصویروں کی بھرمار ہوتی ہے۔ اور جاندار کی تصویر بنانا دیکھنا ناجائز ہے۔ اسی طرح ٹیلی ویژن، وی سی آر کی نشریات ریکارڈ کرنے والے اور دیکھنے والے اداروں میں کام کرنا، نیز یہ بھی واضح رہے کہ آج کل اشتہاری مہم کے ایسے ایسے خطرناک پہلو سامنے آرہے ہیں کہ مختلف کمپنیوں اور ان کی مصنوعات کی مشہوری کے لئے جو اشتہارات یا بورڈ وغیرہ ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ ان میں اکثر جاندار کی تصاویر اور غیر محرم عورتوں کی نیم برہنہ تصویریں، یا جوڑے کی تصویر جنسی اختلاط کی صورت میں پیش کی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ تصویر کو مختلف جسموں، رنگوں، فطری وغیر فطری شکل وصورت میں حسب مرضی متحرک وجامد ظاہر کیا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) نئی نسل کے لئے اسباب تباہی:

طبعی وفطری چیزوں کو نقل بمطابق اصل ہی نہیں، بلکہ نئے فنی قالب میں انوکھے طرز میں پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے نئی نسل کو اسلحہ اور فوجیوں کی ذریعہ قتل کرنے کی بجائے میڈیا کے ذریعے نئی نسل کے اخلاق وافکار کا جنازہ نکالا جاتا ہے۔ اور نئی نسل کی ایمانی غیرت اور ذہنی وفکری اور اخلاقی قوتوں کے ختم کرنے اور فحاشی پھیلانے کی ناپاک سازش ہے۔ اس قسم کے اشتہارات وغیرہ نشر کرنے والی اکثر یہودیوں کی کمپنیاں ہیں۔ جن میں بھولے بھالے مسلمان ملازم بھی اپنی دنیا وآخرت تباہ وبرباد کر رہے ہیں۔

لہٰذا اس مذکورہ پروگرام میں کسی قسم کا تعاون کرنا **تعاون علی المعصیت** کی وجہ سے ناجائز وحرام ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان . (سورۃ المائدہ: ۲)

اور گانا بجانے، اور فحاشی پھیلانے والے آلات مہیا کرنے والے کے بارے میں قرآن مجید میں سخت عذاب کی وعید ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ **ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضلّ عن سبیل اللّٰہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب الیم.** (سورۃ لقمان: ۶)

اور حدیث شریف میں تصویر بنانے والے کے بارے میں سخت عذاب کی وعید ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب میں تصویر بنانے والے ہوں گے۔

عن عبداللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ وسلم یقول اشد الناس عذاباً عند اللہ المصوّرون . (مشکوٰۃ ص ۲/۳۵۸)

اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تبیعو القینات و لا تشتروھن (ولا تعملوھن) ای الغنا فانھا رقیۃ الزنا و ثمنھن حرام قیل لا یصح ،بیعھنّ لظاھر الحدیث وقال القاضی النھی مقصور علی البیع والشراء لا جل التغنی وحرمۃ ثمنھا دلیل علی فساد بیعھا والجمھور صححوا .....مؤول بان اخذ الثمن علیھن حرام کا خذثمن العنب من النباذ لانہ اعانۃ وتوصل الیٰ حصول محرم لا لان البیع غیر صحیح (وفی مثل ھذا)ای الشراء لا جل الغناء ...... (ومن الناس من یشتری لھو الحدیث) ای یشتری الغناء والاصوات المحرمۃ التی تلھی عن ذکر اللّٰہ ....ای یشتری اللھو من الحدیث لان اللھو یکون من الحدیث ومن غیرہ والمراد بالحدیث المنکر،فید خل فیہ السمر بالاساطیر و بالاحادیث التی لا اصل لھا والتحدث بالخرافات والمضاحیک والغناء وتعلّم الموسیقی وما اشبہ ذالک یعنی فضول الکلام نزلت فی النضر بن الحارث کان یشتری القینات لیضل عن سبیل اللّٰہ ...اشتری کتب الاعاجم کان یحدث بھا قریشاً ویقول ان کان محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یحدثکم بحدیث عاد وثمود فانا احدثکم بحدیث رستم واسفندیار والاکاسرۃ ..الخ (مرقات.ص ۶/کتاب البیوع صـ ۲۹)

اور فتاوی الدر المختار میں ہے۔

استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه الصلاة والسلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر. ای با نعمة ..... فالواجب کل الواجب ان یجتنب کی لا یسمع لماروی انه علیه الصلاة والسلام ادخل اصبعه فی اذنه عنه سماعه. (ج ۳۶۹/۶)

مذکورہ بالا آیات وروایات سے یہ بات واضح ہوگئی۔ ٹیلی ویژن وغیرہ کے پروگرام والے ادارہ میں ملازمت اور کسی قسم کا تعاون کرنا، معاونت علی المعصیت کی وجہ سے ناجائز ہے۔

(۲) کمپیوٹر کے ذریعے اگر مذکورہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر کے پروگرام ریکارڈ ہوتے ہوں۔ جس میں جانداروں کی تصاویر اور گانے اور دیگر فحش پروگرام ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح کسی کمپنی یا اس کی مصنوعات کی مشہوری کے لئے جاندار تصویر والے اشتہارات وبورڈز وغیرہ ریکارڈ کئے جاتے ہوں۔ جو کہ شرعاً ناجائز ہیں۔ تو ایسے کمپیوٹر کے شعبے میں ملازمت کرنا بھی ناجائز وحرام ہے۔ اور اگر کمپیوٹر کے ذریعہ غیر سودی جائز کاروباری ادارہ کے حساب وکتاب کی فائلیں ریکارڈ ہوتی ہوں۔ جن میں کوئی ناجائز کام نہیں ہوتا اسی طرح مختلف کمپنیوں اور ان کی مصنوعات کی مشہوری کے لئے جو اشتہارات وغیرہ ریکارڈ ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی جاندار کی تصویر وغیرہ نہیں ہوتی۔ تو پھر ایسے کمپیوٹر کے ادارہ میں ملازمت کرنا جائز ہے۔ اور آمدنی حلال ہے۔

(۳) ٹیلی ویژن، وی سی آر، کیبل اور کمپیوٹر سنٹرز (جو فسق وفجور کے لئے استعمال کیے جاتے ہوں) کی آمدنی کا حکم:

(۳) واضح رہے کہ ایسے اداروں کی بنیاد سودی سرمایہ سے ہوتی ہے۔ جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔ اور اسی طرح ٹیلی ویژن، وی سی آر، کیبل اور فسق کے لئے کمپیوٹر کے سنٹرز کا استعمال جس میں جانداروں کی تصویریں اور گانے اور فحش پروگرام ہوتے ہیں۔ جن کا دیکھنا سننا ناجائز وحرام ہے۔ تو ایسے فحش پروگرام کو ریکارڈ کرنا بھی ناجائز وحرام ہے۔ اور مختلف کمپنیوں کی مصنوعات وغیرہ کی مشہوری کے لیے یا یادداشت کے لئے جو اشتہارات ہوتے ہیں۔ ان میں اکثر اشتہارات وبوڈرز پر جاندار کی تصاویر ہوتی ہیں۔ جن میں غیر محرم عورتوں کی پرکشش اور نیم برہنہ تصاویر ہوتی ہیں۔ جن کا دیکھنا جائز نہیں ہوتا ہے۔ ان کو ریکارڈ کرنا اور نشر کرنا تعاون علی المعصیت کی وجہ سے ناجائز وحرام ہے۔ اور اس کی آمدنی بھی حرام ہے۔ اس لئے کہ جو مال حرام کسی چیز کے بدلہ میں یا کسی خدمت کے بدلہ میں حاصل کیا گیا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے۔ کہ اس قسم کے مال حرام، حرام کمائی کرنے والے کے لئے حلال نہیں بلکہ یہ ملک خبیث ہے۔ ناجائز آمدنی ہونے کی بناء پر واجب التصدق ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی آمدنی کو حرام قرار دیا ہے۔ ایسے مال کا خبث، کسب خبیث اور ناجائز آمدنی کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے۔ کسب المغنية کالمغصوب لم یحل اخذه. (فتاوی شامی ص ۳۸۵/۶)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اورحدیث شریف میں ہے۔ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن آکل الر بوا و موکلہ والواشمۃ والمستوشمۃ ولمصور. (مرقات شرح مشکوۃ ص ۳۹/۶)وھکذافی مشکوۃ المصابیح

(۴) کثیرسرمایہ خرچ کرکے ایسے ناجائز کاروبارجس میں بہت سے مفاسداور بہت زیادہ گناہ ہوں۔کوبطور پیشہ اختیار کرنا سامان جہنم خریدنے کے مترادف ہے۔جس کوعقل مند باشعور مسلمان اختیار نہیں کرسکتا۔اورنہ ہی شریعت اس قسم کی پرفسق وفجور کاروبار کی اجازت دیتی ہے۔

(۴)ناجائز آمدنی بلانیت ثواب واجب التصدق ہے:

(۵) ایسے ادارہ سے ملازمین کوتنخواہ میں ملنے والی رقم بھی ناجائزوحرام ہے۔اورحرام مال میں ملک خبیث ہے۔اور یہ ملک خبیث ناجائز آمدنی ہونے کی وجہ سے واجب التصدق ہے۔اس کوبلانیت ثواب فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہے۔اورتوبہ استغفار لازم ہے۔اوران ناجائز ذرائع آمدنی کوترک کرنا بھی ضروری ہے۔لیکن اگرتمام حرام مال کوصدقہ کرنے سے فاقہ کشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔توان کے لئے اضطراری کیفیت کی بناء پراتنی گنجائش ہوگی کہ ناجائز آمدنی سے اتنامال اپنے پاس رکھے کہ فاقہ کشی اوراحتیاجی سے بچ سکے۔آسائش کے لئے اس کواستعمال کرناجائز نہیں ہے۔اورآہستہ آہستہ اپنے آپ کوناجائز جائیداد سے فارغ کرے۔اس طرح کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے۔کہ مواخذہ سے بچ جائیں گے۔اوراللہ تعالیٰ معاف فرماویں گے۔قرآن پاک میں ہے۔

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ.انّ اللہ غفوررحیم :(سورۃ البقرۃ ۱۷۳)

(۵)حصول حلال آمدنی کاقرآن وحدیث میں ترغیب:

گذراوقات اورحصول رزق کے لئے جائز کاروباراورحلال آمدنی والاادارہ اختیار کیاجائے۔کیونکہ قرآن وسنت میں حلال روزی کمانے اورکھانے اوراعمال صالحہ کاحکم ہے۔ناجائز ذرائع آمدنی سے کلی اجتناب کیاجائے۔چنانچہ حدیث میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً ان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایھا الرسل کلوامن الطیبات واعملو صالحاً وقال تعالیٰ یا یھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبا ت مارزقنکم الخ .مشکوٰۃ.ج ۲۴۱/۱)

وعن عبد اللہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ.(مشکوٰۃ ص ۱۴۲/۱)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح

نعمت اللہ حقانی

رئیس دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

© rasailojaraid.com